بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

فیض علی صابر منیجر

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۵ | قادیان دارالامان ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

البدر جس نیک نیتی اور دیانت داری سے اپنی خدمات کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ناظرین پر ظاہر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بہت تازہ حالات اور خبریں احمدیہ سلسلہ کی اون تک پہنچائی جاویں اسی لئے مضامین کی مختلف تقسیم کرنی پڑتی ہے ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہیں نکلتا سو اس کی اصل وجہ البدر کی عدد اشاعت ہے اسمین منافع کی اس قدر گنجائش ہرگز نہیں کہ اس کی موجودہ خریداری جو کہ قریباً ۳۰۰ کے قریب ہے اس وقت تاخیر وقتی کو رفع کر سکے اور کسیکو اسپر یقین نہیں ہے تو خود حساب کر کے دیکھ لیوین ابھی تک ہم ہر ایک شئے مستعار لیکر ناظرین کی خدمت کر رہے ہین اور اسی لئے دیر ہوتی ہے ✦

ایسے اخبار چونکہ قومی خادم ہوتے ہین اسلئے ان کا اجرا اور استحکام کے لئے جبتک قوم کے روساء اور امرا متوجہ نہ ہوں تب تک اس خدمت کے بجالانیوالے مثل اوس سپاہی کے ہوتے ہین کہ جو فن سپاہگری سے تو واقف ہے مگر ہتیار پاس نہ ہونیکی وجہ سے اپنی خدمات سے ملک کو فائدہ نہین پہنچ سکتا - مثلاً ایڈیٹر کا فرض ہے کہ حالات کے قلمبند کر دینے مین کوتاہی نہ کرے وہ تو ایڈیٹر کر لیگا مگر جو ضروریات کہ مطبع وغیرہ اور کاتب اور دیگر کارکنوں کی روپیہ کے ذریعے سے چلتی ہین وہ اس کے مضامین کے قلمبند کرنے سے پوری نہ ہون گی - اس لئے احمدی قوم کے جوشیلے ممبرون کا فرض ہے کہ اگر وہ اس اخبار کو قوم کے لئے مفید خیال کرتے ہین تو ہر جگہ کمیٹیان کرین اور اس کے وسائل اشاعت پر غور کرین تاکہ یہ قومی خادم اپنی خدمات کی بجاآوری مین چستی سے کام کر سکے - اور پھر خصوصاً البدر جس نے اپنی جماعت کے طبقہ مساکین وغربا کی ضرورتون کو مدنظر رکھکر اپنا ظہور کیا ہے اور ان کی ضرورتون کو اپنی ذاتی منفعت کے پہلو پر مقدم کر کے اس کی قیمت کم رکھی ہے -

جبتک اس کی اشاعت ایک ہزار سے زیادہ اپنے خریدارون مین نہ ہوگی جو کہ جیسے اخبار بینی مین دلیر ہون ویسے ہی قیمتون کے پیشگی ادا کرنے مین تب تک یہ نقص تاخیر وقتی کا ہرگز رفع نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہو تو اپنی جماعت کے ذی استطاعت احباب کو یہ کمیٹیان اس طرف توجہ دلاوین کہ وہ اس کی سرپرستی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہون اور جو جو تکالیف مطبع اور اس کی ضروریات کی ہمین لاحق ہین ادنمین ہمارا ہاتھ بٹا دین ✦

ہماری جماعت ایسے وسیع حوصلہ اور فراخ دل احباب سے ہرگز خالی نہین ہے کہ جب ان کو ایک قومی ضرورت محسوس کرائی جاوے تو وہ اس کے لئے تدارک نہ کرین بلکہ مرد تو درکنار عورتین بھی ان ضرورتون کو محسوس کرتی ہین مگر جہان تک میرا خیال ہے ابھی تک البدر کے خیرخواہون نے ایسے احباب تک اس کی ضرورتون کو نہین پہونچایا ورنہ یہ بات بڑی محال تھی کہ ان کو علم ہوتا اور وہ ہمارے ساتھ اس قومی خدمت مین حصہ نہ لیتے بہرحال اگر آج تک ایسی کوششون سے کام نہین لیا گیا تو اب البدر کے سرپرستون کو لازم ہے کہ کمر ہمت کو چست باندھکر اس کی طرف احباب کو توجہ دلاوین ورنہ کم ازکم اتنا تو کرین کہ جبتک اس کی خریداری ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو تاخیر وقتی کی شکایت نہ کرین ✦

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ایک دو اصحاب نے اپنی تصنیفات اس بک ایجنسی مین دیدی ہین اس لئے دیگر احمدی احباب صاحب تصنیف اور اپنی جماعت کے کتب فروشون کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ کافی تعداد کے جمع ہونے پر وہ فہرست الگ ضمیمہ کی صورت مین شائع ہوا کرے -

---

ہماری جماعت کے احمدی ڈاکٹر اور طبیب بھی جو اشتہاری تجارت سے فائدہ اوٹھانا پسند کرتے ہین ہاری ہاتہ بٹانے کی نیت سے اس وقت متوجہ ہون کیونکہ اگر ایک صفحہ اشتہار کا ہم کتابون کو دیدیوین تو دوسرے صفحہ پر ان کے اشتہارات آسکتے ہین اور اسیطرح اجرت مین ایک راہ کفایت کی نکل سکتی ہے ✦

عجیب منجن

گل سرخ - دانہ الائچی کلان - کتھ - پوست بادام سوختہ
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۵ ماشہ تولہ
پھٹکری } باریک پیسکر دانتون کو ملین - گوشت خورا اور بہت
۳ ماشہ } سے امراض مین مفید ہے ✦

طاعون کا مجرب علاج

سچی توبہ - عاجزانہ دعا - استغفار اور اعمال مین اصلاح - اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کرین

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کرچکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہوگیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے۔

ظہر ایک سقہ جو کہ ..... حضرت اقدس کے ہان پانی بھرا کرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مرگیا اور اسی دن اس کی شادی بھی تھی اس کی موت پر آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ قتل خیبة و بیل هیبة جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے۔ ایک صاحب پولی خان ملازم ابوزئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی۔

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انھون نے حضرت سے نیاز حاصل کی کہ اس اثناء مین کتاب کے بہت سے پروف صحیح کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے۔

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہیں لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر بڑا خوش وہ وقت ہو جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ کہا موت کا کوئی خوف نہیں مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہیں تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھڑ کے لایا تھا اس مین اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اسکا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کردیا ہے جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے۔

ظہر کیوقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعد ازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے۔

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء تک

ان تاریخون کے حالات تو سفر جہلم البدر جلد ۲ نمبر اول مین شائع ہو چکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشاء کی نمازین جمع کرکے ادا کی گئین۔

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشاء کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالی کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہو رہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے۔

قبل از عشاء فرمایا کہ کھانسی کا زور ہوگیا ہے اس کے بعد آپ نے ایک رویا دیکھا ہے وہ سنائی جو کہ البدر جلد ۲ صفحہ پر شائع ہوچکی ہے (وہاں غلطی سے ۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کرلی جاوے۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اس نے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہجوم لوگون کا تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو کئی سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی تھی وغیرہ وغیرہ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جو کہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

حضرت اقدس نے پانچون وقت کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشاء حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرما کر مجلس فرمائی۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا جو کہ ان تمام نو مسلمون کی طرف سے جو کہ حضرۃ اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ ہندو اور آریہ کے سر برآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نو مسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو حضرۃ اقدس کے مضامین مباحثہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کرکے انکا غلطی پر ہونا ثابت کردیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہیں ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ کوئی کام توکل اور تقویٰ کا ان سے ثابت نہیں ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز عجب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا نہ تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ۔ فرمایا نا واقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین۔ اللہ تعالی ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشا کے کیون مخالفت کی جاوے جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

ان مین گھسنا بھی تو اس کی منشا کے مخالف ہے

پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جا کر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیئے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگوں کو سنا دیو۔ دوسرے ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقویٰ اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

اس کے بعد نئین احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد انہین سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین ایک برا آدمی تھا اور مجھ کو بھولے سے دعوت کرنے اور لوگون کے حقوق چھین لینے اور رشوت لینے کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی بہت قدر معاصی مثل شراب وغیرہ کے ان تمام مین مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ مین نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق دبا لئے رات کو جب مین سویا تو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اٹھا دیوے تا کہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاویں اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہو گیا اور مین نے دیکھا کہ آسمان سے ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان مین مین تھا اس دروازے کی طرف آیا مین اٹھ کر دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے مین نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کہ بہت ہو لی ہے پھر مین نے نام پوچھا تو بتلایا "میرزا غلام احمد قادیانی" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مین اپنے افعال اور کردار پر نادم ہون اور اب اسی خواب کے ذریعہ آپکے پاس آیا ہون حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدل دو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہ گار کو بلا سزا دئے نہیں چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالیٰ بہت ہی رحیم کریم اللہ ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ مین کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالیٰ کی عادت نہین ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتون کو ٹھیک کرو۔

پھر اس نائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ چودہ صد روپیہ کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اوس مین میرا حق بہت تھوڑا ہے اب اسے برآمد کراؤن کہ نہ فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کر لو۔

مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ گذرانا جس مین یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اوس کے دماغ مین آتے ہین جیسے اوسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہیں ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل مین پیدا ہوتے ہین ان سے انسان خدا کی درگاہ مین مواخذہ کے قابل نہین ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالون کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ اب پیدا ہوتے ہین وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہین بے صبری نہ چاہیئے جلدی سے یہ بات نہین ہوا کرتی وقت آویگا تو دور ہونگے توبہ استغفار مین لگے رہین اور اعمال مین اصلاح کرین ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ مین بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہین اور جب دور ہونے لگتے ہین تو یکدفعہ ہی دور ہو جاتے ہین خبر بھی نہین ہوتی جیسے چھپاکی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہین لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہین جلدی وہان منظور نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہان نہ ہو۔ ہان صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نکرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش مین پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو علم ہوتا ہو — من کان للہ کان اللہ لہ

وہ ہوکر ہی رہتا ہو اسباب کیا شئے ہین کچھ بھی نہین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میری راہ مین جاؤ گے تو مراغماً کثیراً پاؤ گے صحت نیت سے جو قدم اوٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھ لو دراصل صحابہ کرام کے نمونہ ایسے ہین کہ کل انبیا کی نظیر ہین خدا کو تو عمل ہی پسند ہین انہون نے بکریون کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہین حضرت عیسیٰ کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسیٰ کو ان کے حواریون نے ۳۰ لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا نعلم ان قد صدقتنا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہون نے بسر کی اس کی نظیر کہین نہین پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشا

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگون نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہین رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہین کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہین کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت بتلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھاپ کر فیصلہ سے پیشتر شائع کر دین جس مین ذکر تھا کہ اس مقدمہ مین ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ۔ زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دور اندیشی پر دلالت نہین کرتا فرمایا کہ جب یہ لوگ خدا کے قائل نہین تو الہام کے کب قائل ہونگے ان لوگون کو یہ عقل بھی نہین کہنا چاہیئے بلکہ انہین ندر جانا نہین ہے کیا وہ کسی ایسے مفتری و کذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہین کہ اس کی مخالفت پر ناخنون تک زور لگایا

لگایا گیا ہوا در ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شائع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہون بتلاوین تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبرین قبل از وقت پیش کی ہین کسی اور نے بھی کی ہین ان لوگون کے اعمال کا کوئی فائدہ نہین ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہین ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلون کی یہ سختی - کوئی اور برتن ہو تو انسان اس مین پانی ڈال کر صاف بھی کرے مگر ان کے دلون کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہون عجب معاملہ ہے جس قدر ہمین اُنپر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کھانے سے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہین کرسکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہین سن سکتے کس کس کی شکایت کرین سب ایک ہی ہین -

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے - دنیا مین ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا - اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے - بے وقوف جانتے ہین کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزارون چل بسے - لیکن ان لوگون کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیان جو کہ صادقون کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبون کو دیدی ہین اور ایسے تہیدست ہوئے ہین کہ کوئی خوبی صادق کی بیان کر ہی نہین سکتے +

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء کے دن ہین رات کو مین نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اُس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہین ہوا +

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا -

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت مین آیا جس مین لکھا تھا کہ اگر آپ ایکہزار روپے مجھ بھیجکر اپنا وکیل یہان مقرر کر دیوین تو مین آپکی مشن کی اشاعت کرون گا -

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمین کسی وکیل کی ضرورت نہین ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۴ سال سے اشاعت کر رہا ہے اس کے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھون نے جواب دیا کہ ۴ ماہ فرمایا کہ آپکو تو پھر بہت دیر یہان رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو -

عجب حیرت ہوتی ہے کہ کسطرح اللہ تعالیٰ یہان تازہ بتازہ سامان تقویٰ کے جماعت کیواسطے طیار کر رہا ہے اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہین ہے - یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہین اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہین تو ہرگز نہین بتلا سکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہین کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی مابہ الامتیاز قائم کرین ہماری مخالفت مین یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکے نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیان بیان کرتے ہین وہ تمام پیغمبرون پر صادق آتی ہین کمی تقویٰ ان کے لئے یہ تھا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم یہان علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتین اخبارات نے لکھی ہین اون پر فرمایا کہ اس شور و غوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے افوض امری الی اللّٰہ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ میرے باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اُٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے -

حضرت کی خدمت مین ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعویٰ تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہین جس سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق معلوم نہین ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہین مگر جب اس نے

معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی سے ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتون سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے - اور اُسے معاف کردیا -

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے بعد مغرب کے جلسے کے اور کوئی مجلس نہین ہوئی -

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ سب بالقرش ہونے کی وجہ سے گرد دفعتاً کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہو آوین (یعنی سیر کو جایا کرین) کرمدین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہین بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کرسکتی ہے - انسان بھی کیا عجیب شے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا مین ترقی کرے تو نور علیٰ نور ورنہ اگر ظلمت مین گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقویٰ کا اس کے قول و فعل و اخلاق مین باقی نہین رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے -

فرمایا آج ایک کشف مین دکھایا گیا تفصیل ما صنع اللّٰہ فی ھذا الباس - بعد ہما اشعنہ فی الناس - اس کے بعد الہامی صورۃ ہوگئی اور زبان پر بھی جاری ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ مین بتلایا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تھا

افا بین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اُس کے لئے ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرے حق ظاہر ہوجاوے لوگون مین اشتعال اور فساد نہ ہوا اور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل مین تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایکماہ تک گزر جاتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۲ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہین اور اس کا سب بوجھ برداشت کر سکتے ہین مگر ان لوگون کی نیت درست

درست نہیں ہوتی اس لئے راضی نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں طلق نہیں دل ٹہر سے ہو گئے ہیں۔

[illegible] — مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسب دستور مردم شماری پر بحث کیا جا رہا ہے انہوں نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی **میرزا غلام احمد** ہے اس نے اول ابتدا چوڑہوں کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان میں چھپا کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑہ ایک جرائم پیشہ قوم ہے ان سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان میں ہے جس کی ہم سے ۳۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوڑہوں سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوڑہوں سے ہے اس کی عادات اور چال چلن کو ہم پر تھا پنا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے۔ چوڑہے تو درکنار ہیں تو ایسے لوگوں سے تعلق نہیں ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہیں ہماری جماعت میں عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہیں اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہم ساتھ رکھتے ہیں گورنمنٹ کو چاہئے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب میں یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوڑہوں سے ہوں اس کا چال چلن اچھا نہیں ہوا کرتا اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں اور کسی مجلس میں کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپ نے یہ تجویز کی کہ بیعت کا رجسٹر بالکل اطمینان کی صورت میں نہیں معلوم ہوتا اس لئے اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر ایسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہیں فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہوں تو ان کو ضروری ضروری باتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔

۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

ظہر — اس وقت حضور نے تشریف لا کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سامنے ایک نقل اور ایک گانٹھ نہیں معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ کہانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کہانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھے کہانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر میں ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر تبلائی جو آپ نے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر — اس وقت آکر حضرۃ اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان میں آنے کا ذکر ہوتا رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطریں لکھکر پیش کیا کرتا اور اگر اُسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شامت تھی کہ اُسے بہر حال جھوٹ سے کام لینا پڑتا۔

اخبار والوں اور عوام الناس کا افترا پردازی اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہئے کچھ جواب نہ دیویں خدا تعالیٰ ان لوگوں سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل لیکھرام والی چال اختیار کی ہے جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہیں رہا بلکہ آسمان پر ہے۔

قبل از عشاء — اس وقت اول حضرۃ اقدس مولوی عبداللطیف خان صاحب اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رویا وتبلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر چاہتی ہے ویسا ہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس میں سرخی کے چھینٹے آپ کے لباس مبارک پر پڑے تھے (باقی آئندہ)

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

عرش — عرش کے متعلق

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استویٰ علی العرش کے کیا معنے ہیں اور عرش کیا شئے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ میں لوگوں کے مختلف خیالات ہیں کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہیں تو پھر استویٰ باطل ہوتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہے اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہیں ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس میں حیران ہیں اور غلطی سے اُسے ایک مادی شئے خیال کرتے ہیں اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہے تو بات یہ ہے کہ قدامت میں ثم آجاتا ہے جیسے ثم ناکھر میں

ہوتا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمین اسیات کا علم نہین ہے کہ آدم سے اول کیا تہا اور کس قسم کی مخلوق تہی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم ہین مگر اوس پر یہ لازم نہین ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو ہو وے اور نہ اس کے کام اس دنیا مین سما سکتے ہین خدا کے کلام مین دقیق نظر کرنیسے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہین ہے اور استعارات کو ظاہر پر حمل کرکے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہین اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہین۔ جیسے دنیا وغیرہ نہ تہی عرش تب بھی تہا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تہی اس لیے اول وہ ہوکر استوا علی العرش ہوا۔ اگرچہ توریت مین بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ مین نہین ہے اور لکہا ہے کہ خدا۔۔۔ ماندہ ہوکر ۔۔ گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام مین مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط و خال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہین لگتا مگر جب وہ فارغ ہوکر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت مین ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہین اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استوا علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہین مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہون تو رازق کو پہچانین اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استوا علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی +

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہوگی جب ہر شے فنا ہوگی پہر ایک اور تیسری تجلی ہوگی کہ احیائے اموات ہوگا۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہین ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کرسکتے ہین قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے عرش کو اپنی صفات مین داخل کیا ہے جیسے ذوالعرش المجید گویا خدا تعالیٰ کے کمال علو کو دوسرے معنون مین عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شے نہین ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لیے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شے مگر غیر مخلوق اور بیان سے دھوکا کھاکر آریون کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیاء کو غیر مخلوق مانتے ہین ویسے ہی یہ عرش کو ایک شے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل مین یہ کوئی شے خدا کے وجود سے باہر نہین ہے جنہون نے اسے ایک شے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہین مانتے اور جنہون نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہین کہ خدا کو ایک مجسم شے کا محتاج ماننے ہین کہ ایک ڈولہ کی طرح فرشتون نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ولا یؤدہ حفظھما چار ملائک کا عرش کو اوٹہانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب۔ رحمٰن رحیم۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الہی کے مظہر ہین اور اصل مین ملائکہ ہین اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام مین ہون گے تو ان کو وہ ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کرسکے وہ یہ کہے کہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتین خدا کے سپرد کر اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تہی اور ماء کے معنے یہان پانی بھی نہین کرسکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہین اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہان یہ تو نہ ہوگا کہ۔۔۔ بہت سی گائے بھینسین ہون گی اور دودہ دوہ کر حوض مین ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیاء ہین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنی اور نہ زبان نے چکھین نہ دل مین ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودہ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھون سے نظر آتا ہے اور ہم اسے پیتے ہین اسیطرح کئی باتین ہین جو کہ ہم خود دیکھتے ہین۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہین کہ ان کو بیان کرسکین نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہین۔ یہ ایسی باتین ہین کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کرین تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہین من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہان بھی ہے مگر ہم اسے جسمانیات پر نہین حمل کرسکتے +

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا | سیالکوٹ کے اہل تشیع مین ایک صاحب منشی ۔۔۔ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تہے اُنکی نسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ سو ہفتے کے قریب گذرتے ہین کہ وہ فوت ہوگئے ہین مگر جو ۔۔۔ کہ وہ بستر مرگ پہ بیمار ہوئے انہون نے متواتر طور پر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑہا جس مین چند ایک اہل تشیع بھی موجود تہے۔

سید عبدالحی صاحب عرب جوکہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد مین تشریف لے گئے تہے قادیان آئے ہوئے ہین جس جس مقام پر تشریف لیجاتے رہے وہان سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کرکے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہین +

منارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہوگئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصیٰ مین کنوئین کے مشرقی جانب جو میدان تہا وہان اس کی بنیاد کھودی جارہی ہے +

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیانی نو مسلمون نے تحقیق مذہب کے لئے دیا تہا اور جس مین آریون۔ ہندون اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تہا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کرین اس نے ایک خوارق عادت جوش آریون مین پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذراسی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگون کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہین ہین جس مین حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتون کی طرح طعن تشنیع کرنے کے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہین کیا۔ صاف لفظون مین لکہا ہے کہ دعا کوئی شے نہین ہے گویا دوسرے الفاظ مین اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سود امر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ مین نہین کیا +

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیہم۔ الخ کے متعلق

بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لئے بنائیں جس سے اس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو جس حالت میں اسنے ہدایت کے واسطے مجبور نکیا تو کفر اور ضلالت کیواسطے کیون مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجا آوری پر رضامندی اور بد اعمالی پر نا رضامندی کا کیون اظہار کرتا۔

سواء علیہم قبل ازین یہ بات تھی کہ ایک صادق مصدق لیکر آیا اور اس کا ان لوگون نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک صادق ذکر بیان کرتا ہے ان کو لوگ بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہین کرتے اور کہتے ہین کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جوان لوگون کی ہوتی ہے بعثت کے وقت اس مین کچھ تغیر نہین کرتے اس لیئے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہین کرتا اس لئے خدا تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ **لا یؤمنون** یہ لوگ ایمان نہ لاوینگے۔

کیونکہ ایمان تو مان لینے کا نام ہے مگر جب انھون نے ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کے ہوتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس آیت مین دو اسباب بیان کئے ہین جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہین ملا کرتی ایک تو انکار۔ دوسرے اس وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا۔ ایسا بھی جو لوگ منکر ہین اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہین اس کا باعث یہی ہے۔ بعضون کا انہماک تو دنیا کے اشغال کی طرف اس قدر ہے کہ کچھ خبر ہی نہین کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو کیون پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام سن بھی لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہین کرتے کہ تحقیق و تفتیش کرکے اس کو سچا یا جھوٹا معلوم کرین اور جب ہر شخص کے لئے وہ ایمان سے محروم رہتے ہین

نتائج کو ... جاسے ... اسباب کا اور ہم ... مشاہدہ

کرتے ہین کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجالانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرأت بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بد نظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن عادکو دیکھتا ہے پھر کوئی خط و خال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اس کے کوچہ اور گلی مین جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جسپر اسنے بد نظری بھی کی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو ہاتھ زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت مین مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بد نظری کے ارتکاب مین کی۔ اسیطرح جو لوگ بد صحبتون اور بد مجلسون مین جاتے ہین صرف وہان جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہین بد بختون سے چور ڈاکو۔ فاسق۔ فاجر۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہین اور پھر ان باتون کے ایسے خوگر ہوجاتے ہین کہ اگر کوئی خود بھی ان مین سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہے کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جسطرح جب ہم ایک کوٹھڑی کے دروازے بند کرتے ہین تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہان اندھیرا ہوجاتا ہے اسیطرح سے انسان سے جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہین اولاً پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی... بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت مین ہے

ختم اللّٰہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یؤمن ہوئے کہ وہ ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانون پر ختم کردیا اور ان کی آنکھوں پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگون کے دلوں مین بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہین اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی ان کے دلون پر مہر لگادی ہے پھر بیچارے انسان کا اس مین کیا قصور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جسقدر تقریرین درس قرآن کے موقعہ پر سلسلہ مین آئی ہین وہ خلاصۃً یہان لکھدی جاوین تاکہ قرآن شریف مین اور جہان کہین اس طرز کی عبارۃ ہو تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

(۱) ایک وہ جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہین ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیان۔ پٹھے پردے بنائے ہین جن مین وہ کوئی دست تصرف نہین رکھتا۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اسے چھوٹا نہین کرسکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہین کرسکتا علیٰ ہذالقیاس اعضاء کی ساخت مین کچھ دخل نہین دے سکتا۔ تو اس قسم کے اعضاء جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہین ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہین دیا کیونکہ اس مین انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہین ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنا دیا وہ اسے بہر حال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور مین کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہین ہوسکتی۔

دوسرے وہ اعضاء ہین جنپر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس مین ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے وہ تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہین ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوہ ہے جسپر انسان مقدرت رکھتا ہے۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس مین جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہین ہے مگر کہان کہان نظر کو ڈالے اور کہان کہان نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور مین جن مین انسان کا تصرف ثابت ہے احکام تبلائے ہین کہ انسان ان کی خلاف ورزی نکرے۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۳ء کو دو دن گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر مین سنایا۔ "اے ازلی ابدی خدا بیڑیون کو پکڑ کے آ۔"

الہام ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر مین سنایا۔ "یوم الاثنین وفتح الحنین" قرآن شریف مین بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ مین ہے۔ لقد نصرکم اللّٰہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین۔ ثم انزل اللّٰہ سکینتہ علی...